



سوال

(94) جبریل دجیہ کلبی کی شکل میں کیوں آتے تھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دجیہ کلبی رضی اللہ عنہ کون تھے؟ ان کی کیا خصوصیت تھی کہ جبریل علیہ السلام ان کی شکل میں آتے تھے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دجیہ بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ مشہور صحابی ہیں۔ مالدار تاجرتھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحائف بھیجا کرتے تھے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلا غزوہ جس میں وہ شریک ہوئے غزوہ خندق ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ سب سے پہلے غزوہ احد میں شریک ہوئے تھے البتہ بدر میں شریک نہیں تھے۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، حرف الدال، دح: 2390)

دجیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے اور بھی کئی غزوات میں شرکت کی۔ غزوہ یرموک میں فوج کے ایک دستے کی کمان بھی آپ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ غزوہ خیبر میں بھی شریک تھے۔

جب غزوہ خیبر کے قیدی تقسیم کیے گئے تو صفیہ بنت جہی بن اخطب (جو کہ یہودی سردار کی بیٹی تھیں) دجیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا بہت حسین و جمیل تھیں۔ (دیکھیے بخاری، المغازی، غزوہ خیبر، ح: 4211)

مگر دجیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے صفیہ رضی اللہ عنہا کو حاصل کر لینے کے وقت اختلاف ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ صفیہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کی سیدہ یعنی سردار کی بیٹی ہیں اور ایسی عورت بہتر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے منتخب کر لیں۔ گویا ان صحابہ کے نزدیک شاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر ہی خیبر کی اس شہزادی کے شایان شان تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے خود ان سے نکاح کر لیا۔ (رحمۃ للعالمین 179/2)

یوں صفیہ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

5ھ میں دجیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو ہرقل کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچانے کا کام سپرد کیا گیا، جس میں ہرقل کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ (دیکھیے مسند احمد 1/262)

اس موقع پر دجیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے اپنا منصب بیان کرنے کے لیے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام رساں اور اپنی رسول اللہ قرار دیا۔



(دیکھیے سیر اعلام النبیا از امام ذہبی 397/2)

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں :

ہمارے نزدیک دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد چھ تک ہے۔ (الاصابہ، رقم: 2390)

آپ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک زندہ رہے۔ (ایضاً)

دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ جبریل علیہ السلام اکثر ان کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔ (کبھی کبھی اجنبی آدمی کی شکل میں بھی آجایا کرتے تھے جیسا کہ مسلم، الایمان میں 'حدیث جبریل' ہے)۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

کان جبریل یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صورة دحیة الکلبی (مسند احمد 107/2)

دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بہت حسین و جمیل تھے۔ مدینہ میں ان کے حسن و جمال کے چرچے تھے۔ عجمی نے اپنی تاریخ میں عوانہ بن حکم سے روایت کی ہے اور کہا :

دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ اجمل الناس (لوگوں سے زیادہ حسین) تھے۔ (الاصابہ، حرف: د)

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

نوبصورتی میں دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ضرب المثل تھے۔ (ایضاً)

خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

(کان جبریل یتیننی علی صورة دحیة الکلبی وکان دحیة رجلاً جمیلاً)

”جبریل میرے پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آتے ہیں اور دحیہ خوبصورت آدمی ہیں۔“

(اس روایت کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ ایضاً، نوٹ: طبرانی کبیر، ج: 758، اوسط، ح: 7۔ اس کی سند میں قتادہ مدلس اور عفر بن معدان ضعیف راوی ہیں۔ محمد ارشد

کمال)

مذکورہ بالا روایات اور حالات و واقعات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حسن و جمال کی وجہ سے ہی جبریل علیہ السلام ان کی صورت اختیار کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے۔ طبرانی کی روایت کے الفاظ (کان جبریل یتیننی علی صورة دحیة الکلبی وکان دحیة رجلاً جمیلاً) بھی اس کی ایک دلیل ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

رسالت اور سیرۃ النبی ﷺ، صفحہ: 261



محدث فتویٰ